اداریہ

جنوبی ایشیائی مسلم دانش وروں کو دورِ جدید کے اوائل سے اجتہاد کے مسئلے میں دلچسپی رہی ہے۔ انیسویں صدی میں سر سید احمد خان اور دوسرے کئی دانش وروں نے یہ مسئلہ اُٹھایا تھا۔ بعدازاں جب علامہ اقبال نے اجتہاد، تبدیلی اور حرکت کو اسلام کی روح قرار دیا تو اُن کی گہری فکر اور پُر جوش اسلوبِ بیان سے اختلاف کرنے والے ختم تو نہیں ہوئے تھے، لیکن اُن کی تعداد کم ہوگئی تھی اور اُن کی آواز بھی کمزور رہی۔

اجتہاد کو جاری رکھنے یا اُس کی روایت کو از سرِ نو شروع کرنے کی شدید خواہش گزشتہ دو صدیوں کے دوران ہماری سماجی، معاشی، ثقافتی اور سیاسی زندگی میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو قابلِ قبول بنانے کا جواز تلاش کرنے سے پیدا ہوئی تھی۔ یہ عمل جاری ہے اور ہمارے دانش ور خصوصاً فکرِ اقبال کی بنیاد پر آگے بڑھنے کے لیے کوشاں ہیں۔

'المعارف' کے زیرِ نظر شمارے میں ڈاکٹر شفیق عجمی کا ایک مضمون شامل ہے جس میں اُنھوں نے علامہ اقبال کے فکری نظام میں اجتہاد کی اہمیت کی وضاحت کی ہے۔ اس اور متعلقہ موضوعات پر تحریروں کے لیے 'المعارف' کے صفحات حاضر ہیں۔

پنجاب کے نمایاں کلاسیکی شاعر شاہ حسین لاہوری کو پروفیسر فتح محمد ملک صاحب نے موضوعِ سخن بنایا ہے۔ اُن کا مضمون موجودہ شمارے کی زینت ہے۔ پروفیسر صاحب اپنی نگارشات میں نئے نکات اور زاویہ ہائے نگاہ پیش کرنے کی شہرت رکھتے ہیں۔ انگریزی زبان

میں لکھے جانے والے اُن کے شامل اشاعت مضمون میں بھی شاہ حسین کی ایک ایسی تصویر کھینچی گئی ہے جو صدیوں کے دوران بننے والے تاثر سے بالکل مختلف ہے۔ یوں کہہ لیجیے کہ پروفیسر فتح محمد ملک صاحب کا یہ مضمون ایک نئے شاہ حسین کو جنم دیتا ہے۔'المعارف' کو اس مضمون پر آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔